قیوم رابع

حضرت خواجہ محمد زبیر سرہندی قدس سرہٗ العزیز

نام ونسب:

آپ کی ولادت ۵ ذیقعد ۱۰۹۳ھ بروز پیر سرہند شریف میں ہوئی۔آپ کا اسم گرامی محمد زبیر کنیت ابوالبرکات اور لقب شمس الدین رکھا گیا آپ قیوم ثالث حضرت خواجہ نقشبند ثانی قدس سرہٗ العزیز کے پوتے اور جانشین ہیں آپ کا سلسلہ نسب حضرت مجدد الف ثانیؒ تک یوں پہنچتا ہے:

خواجہ محمد زبیر بن خواجہ ابوالعلیٰ بن حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی بن خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز ہیں۔

تعلیم وتربیت:

جب آپ کی عمر مبارک ۴ برس چار ماہ ہوئی تو آپ کو ایک سعادت مند ادیب اور طالع مند اتالیق کے سپرد کردیا گیا اور اصلاح طبع کے لئے کئی خردمند اور سخن پرور دانشور مقرر کیے گئے تاکہ آپ اپنا وقت تکمیل علوم اور تحصیل فضائل میں صرف کریں۔

دوران بچپن آپ پر ایسے قوی احوال وارادات طاری ہوتے جو طبع مبارک کو متغیر کردیتے اور آپ بے خود ہوجاتے اگر کوئی ان کیفیات کے بارے میں دریافت کرتا تو آپ مطلع نہ فرماتے۔ان احوال وعوارف کے متعلق آپ کے جدامجد قدس سرہٗ العزیز فرماتے کہ:

"یہ منصب احمدیہ اور کمالات معصومیہ کے خزینہ کے خفیہ اسرار ہیں جو مبارک وقت میں جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں"

ابھی آپ کی عمر مبارک تیرہ برس ہوئی تھی کہ والد گرامی حضرت شیخ ابوالعلیٰ کا شفیق سایہ آپ کے سر مبارک سے اُٹھ گیا اس لئے آپ کی ظاہری وباطنی پرورش آپ کے جدامجد قدس سرہٗ العزیز نے فرمائی یہی وجہ ہے کہ آپ پر کم سنی میں ہی استغراق کا غلبہ رہتا تھا۔

زیارت حرمین طیبین:

حضرت قیوم ثالث قدس سرہٗ العزیز اپنے پوتے قیوم چہارم حضرت خواجہ محمد زبیر قدس سرہٗ العزیز کو لے کر زیارت حرمین شریف گئے جہاں حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ اجل حضرت شیخ مراد شامی رحمتہ اللہ نے اپنے صاحبزادے حضرت شیخ محمد شامی کو حضرت خواجہ محمد زبیر کے مرید کروایا اور حضرت قیوم چہارم قدس سرہٗ العزیز نے ان کی باطنی تربیت فرما کر خلافت عطا فرمائی اور آپ بے شمار لوگوں کی رشد وہدایت کا باعث بنے ان کی خانقاہ کا سالانہ خرچ تین لاکھ دینار ہوتا سلطان روم بھی انہی کا مرید تھا۔

خلعت قیومیت:

قیوم اول حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ کو جس برس تجدید الف ثانی کا منصب عظیم عطا ہوا اس کے پورے سو برس بعد ۱۱۱۱ھ میں حضرت قیوم ثالث نے جہاں دیدہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے لشکر شاہی میں آپ کو اپنا نائب بنا کر قطب الاقطابی اور خلعت قیومیت پہنا کر اپنا جانشین مقرر کیا اور اپنے تمام خلفاء و مریدوں کی تربیت آپ کے سپرد فرمائی۔

جب ۱۱۱۴ھ کو حضرت قیوم ثالث کا وصال ہوگیا تو یکم صفر المظفر ۱۱۱۴ھ بروز ہفتہ آپ مسند قیومیت پر جلوہ افروز ہوئے (اسی برس ۴ شوال ۱۱۱۴ھ بروز بُدھ بوقت طلوع آفتاب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ پیدا ہوئے)

معمولات مبارکہ:

آپ متبع سنت اور کثیر العبادت تھے نماز تہجد میں ساٹھ مرتبہ سورۃ یٰسین پڑھا کرتے تھے نماز ظہر سے قبل ختم خواجگان نقشبندیہ اور ختم مجددیہ اصحاب کے ساتھ بیٹھ کر پڑھا کرتے نماز عصر کے بعد مشکوٰۃ شریف یا مکتوبات امام ربانی کا درس ارشاد فرماتے ۲۴ ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ ۵ ہزار مرتبہ اسم ذات دن کو، ۵ ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ اور ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا آپ کا دائمی وظیفہ تھا۔ نماز مغرب کے بعد صلوٰۃ اوابین میں دس پارے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے۔

آپ کا حلقہ مریدین بہت وسیع تھا زمانے کے بڑے بڑے علماء و امراء آپ کے معتقد تھے جنہیں آپ توجہات قدسیہ سے نوازتے تھے اور ان کی روحانی تربیت فرماتے تھے آپ جب کبھی عیادت مریض یا مجلس وعظ میں شمولیت کے لئے دولت کدہ سے باہر تشریف لاتے تو شاہی امراء اپنے دوشالے اور پگڑیاں متبرک بنانے کیلئے فرش راہ کرتے تا کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر نہ پڑیں۔

باطنی تصرف:

نادر شاہ نے دہلی پر قبضہ کرنے کے بعد دارالارشاد سرہند شریف کو نیست و نابود کرنے کا حکم دیا دریں اثناء ایک روز نادر شاہ اپنے تخت پر سونا ہی چاہتا تھا کہ ایک نورانی شکل، سفید ریش، کندھے پر مصلیٰ ڈالے اور ہاتھ میں عصا لیے ہوئے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ نادر شاہ اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو سرہند کو تکلیف نہ پہنچانا بلکہ اس پاک شہر کی عزت کرنا اور اس کے مشائخ کو راضی رکھنا ورنہ ایسی بلا نازل ہوگی کہ تو اُس سے بچ نہ سکے گا اور نہ ہی تیرا لشکر۔ یہ تین مرتبہ تاکید فرما کر وہ سفید ریش بزرگ غائب ہوگئے نادر شاہ یہ باتیں سن کر گھبرا گیا اور پاسبانوں کو بلا کر ڈانٹنے لگا کہ اس شخص کو تم نے ایسے وقت میں اندر کیوں آنے دیا اور انہیں سزا دینی چاہی پاسبانوں نے حلفاً کہا کہ ہم نے ایسا کوئی شخص گزرنے نہیں دیا تو نادر شاہ سمجھ گیا کہ مرد غیب ہے اپنے خیال سے توبہ کی اور سرہند شریف کو دارالامان قرار دیا وہ سفید ریش نورانی صورت بزرگ خود حضرت خواجہ زبیر سرہندی قدس سرہُ العزیز تھے جنہوں نے باطنی تصرف سے اپنے وطن مالوف کو تاخت و تاراج ہونے سے بچا لیا یوں نادر شاہ ہندوستان سے آپ کی توجہات و تصرفات کی بدولت ایران واپس لوٹ گیا۔

علومِ تبیت:

آپ ایک مرتبہ کسی تقریب میں شرکت کے لئے جامع مسجد کے قریب سے گزرے سواری کے ساتھ بے شمار ارادت مندوں کا ہجوم تھا حضرت شاہ گلشن رحمتہ اللہ علیہ نے مسجد سے آپ کی سوری کی رونق دیکھ کر اپنی کملی اتار کر پھینکتے ہوئے فرمایا:

''اسے جلادو خدام نے سبب دریافت کیا تو فرمایا اس بزرگ کی سواری میں اتنا نور ہے اس کا ایک کرشمہ بھی میں نے اپنی کملی میں نہیں دیکھا حالانکہ تیس برس سے اس کملی میں ریاضت کر رہا ہوں''

القائے نسبت:

ایک شخص آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ خاندان مجددیہ کی نسبت مجھے ایک توجہ میں عنایت فرمادیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ معمول نہیں ہے اگر نسبت ایک توجہ میں دی جائے تو اس کا تحمل حوصلہ بشریت سے باہو جائے مگر وہ شخص اپنے سوال پر قائم رہا اور عرض کرتا رہا ناچار آپ نے تمام نسبت ایک ہی توجہ میں القاءفرمادی مگر وہ شخص تاب نہ لا سکا اور شہید عشق ہو گیا۔

وصال:

۳۸ برس مسند قیومیت پر رونق افروز ہو کر ۴ ذیقعد ۱۱۵۲ھ بمطابق ۱۷۴۰ء بروز بدھ بوقت اشراق آپ دہلی میں دار فانی سے رخصت ہو گئے۔آپ کی عمر مبارک ۵۹ برس تھی۔آپ کا مزار سرہند شریف میں ہے۔